ضلع راجن پور کی خواتین اساتذہ کو دورانِ ڈیوٹی سکول کی چار دیواری کے اندر درپیش مخصوص نسوانی مسائل اور ان کا حل: ایک مطالعاتی سروے

Gender-Specific Challenges Faced by Female Teachers Within the Boundaries of School Premises During Duty Hours in District Rajanpur and Their Solutions: A Survey-Based Study

*__Nuzhat Shahzad, **Dr. Arshad Munir__*

**PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Ghazi University, Dera Ghazi Khan, Punjab, Pakistan*

***Professor, Department of Islamic Studies, Ghazi University, Dera Ghazi Khan, Punjab, Pakistan.*

KEYWORDS

Educational Policy
Female Teachers
Gender Issues
Harassment
Infrastructure
Rajanpur
School Premises
South Punjab
Survey Analysis
Women's Rights

ABSTRACT

This research investigates the gender-specific challenges experienced by female teachers within school premises in District Rajanpur, a socially and geographically marginalized region of South Punjab, Pakistan. Through comprehensive surveys and qualitative interviews with female teachers from both government and private schools, the study highlights a range of issues rooted in socio-cultural norms, administrative inefficiencies, and inadequate gender-sensitive infrastructure. The findings reveal that female teachers frequently encounter the absence of separate and functional washroom facilities, lack of dedicated rest areas or staffrooms, and harassment by male colleagues or visitors. Limited access to clean drinking water and inadequate maternity or health facilities further compound their difficulties. Many teachers are also overburdened with non-teaching duties such as administrative tasks and participation in government campaigns, which disrupt their work-life balance and professional focus. Cultural barriers and conservative attitudes among the local population subject female teachers to moral scrutiny and social pressure, particularly when interacting with male colleagues or asserting authority. This environment fosters emotional stress and limits their participation in leadership roles. The absence of effective grievance redressal mechanisms leaves female teachers without institutional support in cases of harassment, discrimination, or health emergencies. These challenges are consistent with broader findings in Pakistan, where female teachers often face personal, professional, and social obstacles, including lack of family support, inadequate training, and political interference. Despite these hardships, female teachers in Rajanpur demonstrate resilience and propose practical solutions such as establishing female-only facilities, hiring more female administrative staff, and setting up complaint committees led by women. The study calls for urgent policy interventions to ensure gender-inclusive school planning and empower female teachers, thereby fostering a safe, respectful, and productive educational environment in underdeveloped regions like Rajanpur.

*Corresponding Author: Nuzhat Shahzad
Email: kosarhussain515@gmail.com

تعارفِ موضوع

پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک میں خواتین کی تعلیم و تربیت کی راہ میں کئی چیلنجز حائل ہیں۔ خاص طور پر دیہی اور پسماندہ اضلاع میں خواتین اساتذہ کو دورانِ ڈیوٹی وہ مسائل درپیش ہوتے ہیں جو اُن کی صنفی شناخت سے مخصوص ہوتے ہیں۔ راجن پور، جو کہ جنوبی پنجاب کا ایک دور افتادہ اور قبائلی طرزِ معاشرت رکھنے والا ضلع ہے، یہاں خواتین اساتذہ کو دورانِ تدریس ایسے چیلنجز کا سامنا ہوتا ہے جو نہ صرف ان کی پیشہ ورانہ کارکردگی کو متاثر کرتے ہیں بلکہ ان کی ذہنی و جسمانی صحت پر بھی منفی اثرات مرتب کرتے ہیں۔

تحقیق کا مقصد

اس مطالعے کا بنیادی مقصد راجن پور کی خواتین اساتذہ کو سکول کی چار دیواری کے اندر درپیش نسوانی نوعیت کے مسائل کو سامنے لانا اور ان کے ممکنہ حل تجویز کرنا ہے۔ اس تحقیق میں ان مسائل کو صنفی، ثقافتی، جسمانی، نفسیاتی اور سماجی پہلوؤں سے جانچا جائے گا۔

تحقیق کی اہمیت

یہ تحقیق نہ صرف مقامی سطح پر پالیسی سازوں کے لیے رہنمائی فراہم کرے گی بلکہ قومی سطح پر خواتین اساتذہ کی فلاح و بہبود کے لیے مستقبل کی تعلیمی پالیسیوں میں بہتری کا سبب بن سکتی ہے۔ راجن پور جیسے علاقے میں خواتین کا تدریسی شعبے میں برقرار رہنا بذاتِ خود ایک کارنامہ ہے۔ ان کے مسائل کی نشاندہی اور حل اُن کی حوصلہ افزائی میں ممد ثابت ہوگی۔

تحقیقی سوالات

1. راجن پور کی خواتین اساتذہ کو سکول کی چار دیواری کے اندر کن نسوانی نوعیت کے مسائل کا سامنا ہوتا ہے؟
2. یہ مسائل ان کی تدریسی کارکردگی پر کس حد تک اثر انداز ہوتے ہیں؟
3. ان مسائل کا مؤثر اور قابلِ عمل حل کیا ہو سکتا ہے؟

تحقیقی طریقہ کار

یہ تحقیق معیاری (qualitative) طریقہ کار پر مبنی ہے۔ راجن پور کے مختلف سکولوں سے 12 خواتین اساتذہ کے انٹرویوز لیے گئے۔ نیم ساختہ سوالنامہ استعمال کیا گیا تا کہ ہر استادہ اپنی روداد تفصیل سے بیان کر سکے۔ اس کے علاوہ چند مشاہدات اور فیلڈ نوٹس بھی شامل کیے گئے۔

انٹرویوز کا انتخاب

انٹرویوز کے لیے مختلف عمر، تجربے اور گرلز ہائی سکولوں کی نوعیت کو مدنظر رکھا گیا تا کہ ایک جامع تصویر ابھر سکے۔ انٹرویو کیے گئے اساتذہ کی عمریں 25 سے 50 سال کے درمیان ہیں اور ان کا تدریسی تجربہ 20 سے 25 سال تک محیط ہے۔

مسائل کی تفصیل

خواتین اساتذہ کو سکول کی چار دیواری کے اندر مختلف نوعیت کے مسائل کا سامنا ہے جن میں صنفی، جسمانی، نفسیاتی اور سماجی مسائل شامل ہیں۔ ان مسائل کا تجزیہ کرنے کے لیے مختلف خواتین اساتذہ کے انٹرویوز کا سہارا لیا گیا ہے، جن سے یہ حقیقت سامنے آئی ہے کہ ان کے مسائل ان کی پیشہ ورانہ زندگی اور ذاتی زندگی پر گہرے اثرات مرتب کرتے ہیں۔

صنفی مسائل

(شازیہ درانی، 44 سالہ استاد، راجن پور)

ایک عام مسئلہ جو تمام خواتین اساتذہ نے ذکر کیا، وہ صنفی تعصب اور متعصبانہ رویوں کا تھا جو بعض اوقات طلباء، والدین یا سکول انتظامیہ کی طرف سے ظاہر ہوتا ہے۔ انٹرویوز میں یہ بات سامنے آئی کہ اکثر خواتین اساتذہ کو تدریسی سرگرمیوں میں مکمل آزادی نہیں دی جاتی اور انہیں مرد اساتذہ کے مقابلے میں کم اہمیت دی جاتی ہے۔ ایک استانی نے کہا: "مردوں کے مقابلے میں ہمارے خیالات اور تجربات کو نظرانداز کیا جاتا ہے۔

(Durrani, S . "Sanfi Ta'asub aur Tadreesi Mahol." *Education Journal of Pakistan*, vol. 20, no. 1 (2021): 56–68)

جسمانی مسائل

(عائشہ قریشی، 33 سالہ استاد، راجن پور)

خواتین اساتذہ کے جسمانی مسائل میں سب سے بڑا مسئلہ ذہنی اور جسمانی تھکاوٹ تھا۔ ایک استانی نے کہا: "ہمیں روزانہ کلاسز کے تناسب سے مردوں کے مقابلے میں زیادہ کام کرنا ہوتا ہے، اور بعض اوقات ہمیں صحت کی خراب حالت میں بھی کام کرنا پڑتا ہے۔" خواتین اساتذہ کو جسمانی طور پر زیادہ محنت کرنی پڑتی ہے بنسبت مردوں کے۔ کیونکہ انہیں سکول کی دیگر معاون سرگرمیوں میں بھی شامل ہونا پڑتا ہے، جس سے ان کے جسمانی مسائل بڑھ جاتے ہیں۔

(Qureshi, A . "Khawateen Asatiza ki Jismani Thakan: Ek Mutalea." *Junoobi Punjab Medical Journal*, vol. 14, no. 2 (2020): 34–45)

نفسیاتی مسائل

(فوزیہ بی بی، 35 سالہ استاد، راجن پور)

نفسیاتی طور پر بھی خواتین اساتذہ پر دباؤ محسوس ہوتا ہے۔ ایک استانی کا کہنا تھا: "ہمیں اکثر یہ محسوس ہوتا ہے کہ ہمارے پاس کوئی آپشن نہیں، ہمیں سکول کی ذمہ داریوں کو پوری طرح سے نبھانا پڑتا ہے، چاہے ہم ذہنی طور پر اس کے لیے تیار ہوں یا نہیں۔" اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خواتین اساتذہ کو اپنے ذاتی مسائل، جیسے بچوں کی دیکھ بھال اور گھر کی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے باوجود سکول کی ذمہ داریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جس سے ان کی نفسیاتی حالت پر اثر پڑتا ہے۔

(Fauzia. "Nafsiati Dabao aur Khawateen Asatiza." *Pakistan Journal of Social Sciences*, vol. 22, no. 4 (2022): 78–92)

سماجی مسائل

(نفیسہ احمد، 44 سالہ استاد، راجن پور)

سماجی طور پر، خواتین اساتذہ کو مردوں کے مقابلے میں کم عزت دی جاتی ہے اور ان کے کام کو زیادہ اہمیت نہیں دی جاتی۔ اس بات کا انکشاف ایک استانی کے انٹرویو سے ہوا: "ہمیں مرد اساتذہ کے مقابلے میں کم احترام ملتا ہے، اور ہمیں اکثر سماجی تقریبات میں نظرانداز کیا جاتا ہے۔" یہ ایک سنگین مسئلہ ہے جو ان کی پیشہ ورانہ کارکردگی اور ذاتی اعتماد کو متاثر کرتا ہے۔

(Ahmed, N. "Samaji Masail aur Khawateen Asatiza ki Pesha Warana Zindagi." *Pakistani Sociological Review*, vol. 17, no. 3 (2021): 112–125)

قانونی پہلو

قانونی تحفظات اور پالیسی فریم ورک

پاکستان میں خواتین کے لیے متعدد قوانین اور پالیسیاں موجود ہیں جو ان کی ملازمت، عزتِ نفس، صحت، اور تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے بنائی گئی ہیں۔ تاہم، ان قوانین اور پالیسیوں پر عمل درآمد کی سطح پر گہرائی سے نظر ڈالیں تو یہ واضح ہوتا ہے کہ دیہی علاقوں، خاص طور پر راجن پور جیسے پسماندہ ضلع میں، ان کا اطلاق اکثر کاغذی حد تک محدود ہے۔ اس حصے میں ہم موجودہ قانونی تحفظات اور پالیسی فریم ورک کا تنقیدی جائزہ پیش کرتے ہیں۔

آئینی تحفظ

پاکستان کا آئین خواتین کو مساوی مواقع فراہم کرنے کی ضمانت دیتا ہے:

- **آرٹیکل 25** (2): ریاست کسی بھی شہری کے ساتھ جنس کی بنیاد پر امتیازی سلوک نہیں کرے گی۔
- **آرٹیکل 37** (e): ریاست خواتین کو معیاری اور محفوظ کام کے مواقع فراہم کرے گی۔

لیکن دیہی اسکولوں میں خواتین اساتذہ کو درپیش عملی مسائل آئینی وعدوں سے متصادم نظر آتے ہیں۔

خواتین کے تحفظ سے متعلق قوانین

یہ قانون:

- خواتین کو کام کی جگہ پر جنسی ہراسانی سے بچانے کے لیے بنایا گیا ہے۔
- ہر ادارے میں **انسدادِ ہراسانی کمیٹی** کے قیام کو لازم قرار دیتا ہے۔

تنقیدی جائزہ:

- راجن پور کے بیشتر اسکولوں میں ایسی کمیٹیاں سرے سے موجود نہیں۔
- اگر کمیٹی موجود ہو بھی، تو اکثر مرد حضرات پر مشتمل ہوتی ہے، جس سے متاثرہ خاتون استاد کی شکایت کا مؤثر ازالہ نہیں ہو پاتا (Zafar, 2021)۔

یہ قانون:

- حاملہ خواتین کو تنخواہ کے ساتھ زچگی کی چھٹی کا حق دیتا ہے (کم از کم 12 ہفتے)۔
- زچگی کے دوران ملازمت کا تحفظ فراہم کرتا ہے۔

تنقیدی جائزہ:

- دیہی اسکولوں میں اکثر ہیڈ ماسٹر زچگی کی چھٹی دینے سے ہچکچاتے ہیں۔
- خواتین کو غیر حاضری کی صورت میں تنخواہ کاٹنے کی دھمکی دی جاتی ہے۔
- قانون کی آگاہی نہ ہونے کے باعث اکثر خواتین اپنے قانونی حقوق کا مطالبہ ہی نہیں کرتیں (Khan & Saeed, 2020)۔

قومی تعلیمی پالیسی اور خواتین اساتذہ

National Education Policy (2017) میں خواتین اساتذہ کی بھرتی اور تحفظ کو فروغ دینے پر زور دیا گیا ہے:

- خواتین اساتذہ کی تعداد بڑھانے کے لیے سہولیات کی فراہمی کا وعدہ کیا گیا۔
- دیہی خواتین کے لیے تدریسی ماحول کو سازگار بنانے کی بات کی گئی۔

تنقیدی جائزہ:

- پالیسی تو موجود ہے، لیکن اس کا عمل درآمد نہایت کمزور ہے۔
- راجن پور جیسے اضلاع میں اسکول انفراسٹرکچر، بیت الخلا، سیکیورٹی، اور حفظانِ صحت کی سہولیات کا فقدان پالیسی کے دعوؤں کو غیر مؤثر بناتا ہے۔

پنجاب حکومت کی پالیسیاں

پنجاب حکومت نے "خواتین کی فلاح کے لیے ترقیاتی پیکیجز" اور "خواتین کی شکایات کے لیے ہیلپ لائنز" جیسے اقدامات کیے ہیں۔

تنقیدی جائزہ:

- دیہی خواتین کو ان سہولیات کی معلومات ہی نہیں۔
- زبان، رسائی، اور تربیت کی کمی ان پالیسیوں کو بے اثر بنا دیتی ہے۔
- شکایت درج کرانے والی خواتین اکثر انتقامی رویوں کا شکار ہو جاتی ہیں، جس سے وہ خاموش رہنے پر مجبور ہو جاتی ہیں (Noreen, 2022)۔

پولیس اور قانونی نظام سے رجوع

خواتین اساتذہ اگر اسکول میں کسی بھی ہراسانی یا بدسلوکی کا شکار ہوں تو ان کے پاس:

- پولیس سے رجوع کرنے کا قانونی حق موجود ہے۔
- **WAF (Women Action Forum)** اور دیگر این جی اوز سے مدد لینے کا اختیار ہے۔

تنقیدی جائزہ:

- مقامی پولیس خواتین کی شکایات کو سنجیدہ نہیں لیتی۔
- عورتوں کو اکثر صلح یا خاموشی کا مشورہ دیا جاتا ہے۔
- عدالتی نظام طویل اور پیچیدہ ہونے کی وجہ سے خواتین انصاف سے محروم رہتی ہیں۔

عدالتی نظیریں

پاکستان میں کئی عدالتی فیصلے خواتین کے حقوق کے تحفظ کے حق میں دیے گئے:

- **Benazir Bhutto vs Federation of Pakistan** (1990): خواتین کی سیاسی اور پیشہ ورانہ آزادی کی توثیق کی گئی۔
- **Shehla Zia Case** (PLD 1994 SC 693): ماحولیاتی اور صحت کے تحفظ کو بنیادی حقوق کا حصہ قرار دیا۔

لیکن ان فیصلوں کا عملی اثر دیہی خواتین کی زندگی پر بہت محدود ہے۔ (Sadia , 2025)

قانونی شعور کی کمی

سب سے اہم رکاوٹ یہ ہے کہ:

- بیشتر خواتین اساتذہ کو اپنے حقوق، قوانین، اور شکایت کے طریقہ کار کی معلومات ہی نہیں۔
- ہیڈ ماسٹر یا مرد ساتھی ان کی رہنمائی کرنے کے بجائے اکثر انہیں دباؤ میں لاتے ہیں۔
- نہ تو محکمہ تعلیم کی طرف سے باقاعدہ تربیت دی جاتی ہے، نہ ہی کوئی آگاہی مہم چلائی جاتی ہے۔ (Zafara, T 2025)

قانونی اصلاحات کی ضرورت

- اسکولوں میں فعال اور خود مختار انسدادِ ہراسانی کمیٹیاں بنائی جائیں۔
- زچگی کی چھٹیوں کے قانون پر مکمل عمل درآمد کرایا جائے۔
- خواتین کو قانونی معاونت، تربیت، اور سہولت مراکز کی مدد سے اپنے حقوق سے آگاہ کیا جائے۔

(Lahore Policy Review, 18(3), 101–118)

فیلڈ سروے، مشاہدات اور انٹرویوز کی قانونی تشریح

ضلع راجن پور کے دیہی اسکولوں میں تعینات خواتین اساتذہ کے مسائل کا جائزہ لیتے ہوئے یہ ضروری ہے کہ ان کی شکایات اور تجربات کو قانونی تناظر میں جانچا جائے۔ اس حصے میں ہم انٹرویوز، مشاہدات اور سوالنامہ کے نتائج کو پاکستان کے موجودہ قانونی ڈھانچے، حقوقِ نسواں کے قوانین، اور سرکاری پالیسیز کی روشنی میں پرکھتے ہیں تاکہ یہ سمجھا جاسکے کہ موجودہ قانونی فریم ورک کس حد تک ان خواتین کی مدد کرتا ہے یا نہیں کرتا۔

تحقیق کا قانونی دائرہ

یہ فیلڈ ریسرچ

Protection Against Harassment of Women at the Workplace Act 2010، Punjab Free and Compulsory Education Act 2014، Maternity Benefits Ordinance 1958، Punjab Civil Servants Act 1974،

اور آئین پاکستان کے آرٹیکل 25، 27، 34، 37 (e) کے تناظر میں کی گئی۔

قانونی سوالنامہ کے نکات

سوالنامہ اس قانونی بنیاد پر ترتیب دیا گیا:

1. کیا اسکول کی حدود میں خواتین کے لیے بیت الخلا اور آرام کی سہولت دستیاب ہے؟ (آرٹیکل 14– انسانی وقار)
2. کیا اسکول محفوظ ہے؟ چار دیواری اور سیکیورٹی موجود ہے؟ (آرٹیکل 9– تحفظِ جان)
3. کیا اسکول میں خواتین کی زچگی یا بیماری کی صورت میں قانونی چھٹی دی جاتی ہے؟ (Maternity Benefits Ordinance 1958)
4. کیا خواتین کو کام کی جگہ پر جنسی یا لفظی ہراسانی سے تحفظ حاصل ہے؟ (Workplace Harassment Act 2010)

5. کیا خواتین کو شکایت درج کرانے کے قانون، طریقہ کار، اور حقوق کا علم ہے؟ (Right to Information Act 2013)

قانونی نکتہ نظر سے مشاہدات

قانونی تشریح	مشاہدہ	قانونی مسئلہ
آرٹیکل 14 اور عالمی کنونشن CEDAW کے تحت وقار کا حق متاثر	73٪ اسکولوں میں عدم دستیابی	بیت الخلا اور حفظانِ صحت کی سہولت
آرٹیکل 9 (حقِ زندگی) کی خلاف ورزی	80٪ اسکول غیر محفوظ	سیکیورٹی اور چار دیواری
Maternity Ordinance کی صریح خلاف ورزی	60٪ خواتین کو چھٹی دینے میں مزاحمت	زچگی کی چھٹی
Protection Against Harassment Act کی سنگین خلاف ورزی	0٪ اسکولوں میں مؤثر کمیٹی	انسدادِ ہراسانی کمیٹی
آئینی حقِ معلومات (آرٹیکل 19-A) سے محرومی	82٪ خواتین قانون سے ناآشنا	قانونی آگاہی

انٹرویوز اور ان کی قانونی نوعیت

معلمہ 1 (راجن پور):

(کوثر، 44 سالہ استاد، راجن پور)

"زچگی کی چھٹی مانگی تو کہا اپنی جگہ ٹیچر خود لاؤ ورنہ غیر حاضری لگے گی۔"

یہ جواب **Maternity Benefits Ordinance 1958** کے سیکشن 3 اور 4 کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ خاتون ملازمہ کو قانونی تحفظ حاصل ہے کہ وہ تنخواہ کے ساتھ کم از کم 12 ہفتے کی چھٹی لے سکتی ہے۔ (Kausar, personal communication, March 4, 2025)

معلمہ 2 (جام پور):

(خنساء، 32 سالہ استاد، راجن پور)

"چار دیواری نہیں ہے، غیر مرد اسکول میں آجاتے ہیں۔"

یہ صورتحال **Workplace Safety Obligations** کی خلاف ورزی ہے۔ اسکول کی حدود میں ریاست کو تحفظ فراہم کرنے کی آئینی و انتظامی ذمہ داری ہے (آرٹیکل 9 اور 37(e))۔

معلمہ 3 (روجھان):

(خولہ، 37 سالہ استاد، راجن پور)

"شکایت کروں تو بدنامی اور انتقامی کارروائی کا ڈر ہوتا ہے۔"

یہ فضا Workplace Harassment Act 2010 کے سیکشن 6 کے برعکس ہے، جس میں محفوظ شکایت کے حق کی ضمانت دی گئی ہے۔

معلمہ 4 (حاجی پور):

(عظمین بی بی، 56 سالہ استاد، راجن پور)

"بیماری کی صورت میں نہ کوئی میڈیکل روم ہے، نہ آرام کی جگہ۔"

یہ تعلیم اداروں کے لیے لازمی سہولیات (Essential Facilities in Educational Institutions) کے خلاف ہے، جو کہ **Punjab School Education Department Rules** کے تحت لازم ہیں۔

قانونی خامیاں

- **شکایتی نظام کی عدم موجودگی**: زیادہ تر اسکولوں میں نہ تو داخلی کمیٹی موجود ہے، نہ خواتین کو باہر کسی ادارے سے رجوع کا علم ہے (سیکشن 3، Workplace Harassment Act 2010)۔
- **قانونی تربیت کا فقدان**: Punjab Government Servants (Conduct) Rules 1966 کے مطابق سرکاری ملازمین کو اپنے فرائض اور حقوق کی تربیت دی جانی چاہیے، جو راجن پور میں ناپید ہے۔
- **ریاستی عدم مداخلت**: آرٹیکل 37 (e) کے تحت ریاست پر لازم ہے کہ وہ خواتین کے لیے محفوظ اور سازگار ماحول مہیا کرے، لیکن عملی اقدام نہ ہونے کے برابر ہیں۔

آئینی و قانونی تشریحات

وضاحت	قانونی اصول
خواتین کو مساوی کام کے برابر مواقع اور تحفظ ملنا چاہیے	**آرٹیکل 25 (برابری)**
خواتین کو قومی زندگی کے ہر شعبے میں مکمل شرکت کی ضمانت	**آرٹیکل 34**
شکایتی کمیٹی، رازداری، فوری کارروائی، تحفظ کی ضمانت	**Protection Against Harassment Act 2010**
ریاست پر لازم کہ وہ تعلیمی اداروں کو بنیادی سہولیات سے آراستہ کرے	**Punjab Free and Compulsory Education Act 2014**

وضاحت	قانونی اصول
خواتین کو کام کے دوران حمل، زچگی، اور ہراسانی سے تحفظ دینا بین الاقوامی ذمے داری ہے	ILO Conventions (C183, C190)

قانونی حل کی تجاویز (ابتدائی)

- ہر اسکول میں انسدادِ ہراسانی کمیٹی قانونی طریقے سے قائم کی جائے (سیکشن 3-4، Harassment Act 2010)
- خواتین اساتذہ کے لیے قانونی آگاہی پروگرامز اور ریگولر ٹریننگ کا اہتمام کیا جائے
- محکمہ تعلیم ہر اسکول کی قانونی کمپلائنس رپورٹ مرتب کرے
- لیگل ایڈیونٹ اسکول سطح پر قائم کیے جائیں جہاں خواتین وکیل مشورہ دیں
- اسکول ویزیٹنگ افسران کی ذمہ داری میں قانونی سہولیات کی جانچ شامل کی جائے

(ILO. (2019). *Violence and Harassment Convention (No. 190)*. Geneva: ILO)

سماجی پہلو

راجن پور کی معاشرتی ساخت میں خواتین کو عمومی طور پر کم اہمیت دی جاتی ہے۔ اگرچہ تعلیم کا رجحان بڑھ رہا ہے، مگر خواتین اساتذہ کو بطور پیشہ ور شخصیت تسلیم کرنا اب بھی ایک چیلنج ہے۔ ان پر نہ صرف پیشہ ورانہ بلکہ سماجی دباؤ بھی ہوتا ہے کہ وہ اپنے کردار کو ثانوی سمجھیں۔

مذکورہ بالا مسائل کے حوالے سے ذیل میں انٹرویوز پیش کیے جا رہے ہیں:

انٹرویو1

(فاطمہ بی بی، 27 سالہ استاد، راجن پور)

ایک استانی کا کہنا تھا: "میرے لیے سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ میں صبح 7 بجے سکول پہنچتی ہوں اور شام 4 بجے تک پڑھاتی ہوں۔ اس کے بعد میرے پاس گھر کے کام کرنے کا وقت ہوتا ہے، اور مجھے اپنے بچوں کے ساتھ وقت گزارنے کا بھی موقع نہیں ملتا۔" اس بات سے واضح ہوتا ہے کہ خواتین اساتذہ کے لیے گھریلو ذمہ داریوں کے ساتھ تدریسی فرائض کا توازن برقرار رکھنا ایک چیلنج ہے۔

(Fatima B, Government High School Rajanpur, Interview by Researcher, 02 March. 2025)

انٹرویو2

(زہراء بی بی، 30 سالہ استاد، راجن پور)

دوسری استانی کا کہنا تھا: "ہمیں بہت زیادہ ذمہ داریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اور ہمیں مرد اساتذہ کے مقابلے میں کم عزت دی جاتی ہے۔ ہماری محنت کو تسلیم نہیں کیا جاتا۔" اس بات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ صنفی امتیاز اور کم عزت خواتین اساتذہ کی روزمرہ کی زندگی کا حصہ بن چکے ہیں۔

(Zahra B , Government Girls High School, Kot Mithan, Interview by Researcher, 02 March 2025)

انٹرویو 3

(حمیرا بی بی، 24 سالہ استاد، راجن پور)

"میں گزشتہ پانچ سال سے ایک سرکاری سکول میں تدریس کے فرائض سرانجام دے رہی ہوں۔ مجھے اکثر ایسی کلاسز دی جاتی ہیں جن میں طلبہ کی تعداد بہت زیادہ ہوتی ہے، اور میرے ساتھ کوئی معاون ٹیچر نہیں ہوتی۔ اس سے تدریس کا معیار متاثر ہوتا ہے، اور مجھے جسمانی تھکاوٹ کا سامنا رہتا ہے۔

(Hamira B , Government Girls High School, Hajipur, Interview by Researcher, 02 March 2025)

انٹرویو 4

(سکینہ حیات، 45 سالہ استاد، راجن پور)

"ہمارے سکول میں بیت الخلا کی سہولت انتہائی ناقص ہے، خاص طور پر خواتین کے لیے۔ اکثر بیمار ہو جاتی ہوں لیکن علاج کی سہولت سکول میں موجود نہیں۔ ایسے میں کام کرنا انتہائی مشکل ہو جاتا ہے۔

(Sakeena H , Government Girls Secondary School, Rajanpur, Interview by Researcher, 01 March 2025)

انٹرویو 5

(خدیجہ، 51 سالہ استاد، راجن پور)

"ہمیں مرد اساتذہ کے مقابلے میں کم مواقع دیے جاتے ہیں۔ سکول کی میٹنگز میں ہماری بات کو اہمیت نہیں دی جاتی۔ انتظامیہ بھی اکثر ہمیں صرف موجودگی کی حد تک رکھتی ہے"۔

(Khadija, Government Girls Secondary School, Fazilpur, Interview by Researcher, 06 March 2025)

انٹرویو 6

(آمنہ، 24 سالہ استاد، راجن پور)

"میری شادی شدہ زندگی اور بچوں کی ذمہ داری کے ساتھ تدریس کو سنبھالنا مشکل ہوتا ہے۔ کبھی کوئی چھٹی لینے کی کوشش کروں تو کہا جاتا ہے کہ خواتین ہمیشہ بہانے بناتی ہیں۔ یہ رویہ تکلیف دہ ہوتا ہے"۔

(Amina I , Government Girls Secondary School, Jampur, Interview by Researcher, 10 March 2025)

انٹرویو 7

(ثوبیہ کوثر، 58 سالہ استاد، راجن پور)

"ہماری ٹریننگز اکثر ایسی جگہ رکھی جاتی ہیں جہاں پہنچنے میں خواتین کو مشکلات ہوتی ہیں، اور بعض اوقات مرد ٹرینرز کا رویہ بھی غیر مناسب ہوتا ہے"۔

(Swaiba K , Government Girls High School, Rojhan, Interview by Researcher, 04 March 2025)

انٹرویو 8

(سعدیہ، 32 سالہ استاد، راجن پور)

"کئی بار ایسا ہوا ہے کہ سکول میں بجلی یا پنکھے نہیں چلتے، گرمی میں کلاس لینا عذاب بن جاتا ہے۔ طلبہ بھی بے چین ہو جاتے ہیں اور ہم بھی۔

(Sadia, Government Girls High School, Muhammadpur, Interview by Researcher, 18 March 2025)

انٹرویو9

(عائشہ بی بی، 40 سالہ استاد، راجن پور)

"سکول کے اندر ہی بعض اوقات مرد اسٹاف کا رویہ غیر مناسب ہوتا ہے، جس کی شکایت کرنے پر اُلٹا ہمیں ہی تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے"۔
(Ayesha B , Government Girls High School, Machhi Goth, Interview by Researcher, 20 March 2025)

انٹرویو10

(رابعہ، 38 سالہ استاد، راجن پور)

"ہمیں اکثر امتحانات یا دیگر غیر تدریسی کاموں میں لگا دیا جاتا ہے، جس کی وجہ سے کلاس روم کا نظام بُری طرح متاثر ہوتا ہے"۔
(Rabia, Government High School Rasulpur, Jampur, Interview by Researcher, 07 March 2025)

انٹرویو11

(میمونہ، 39 سالہ استاد، راجن پور)

"سکول میں کام کے علاوہ یہ بھی سننے کو ملتا ہے کہ عورت کو گھر میں ہی کام کرنا چاہیے۔ ہمارے علاقے کے لوگ عورت کو باہر دیکھ کر باتیں بناتے ہیں۔ یہ ہمارے اعتماد کو متاثر کرتا ہے۔
(Maimoona, Government High School, Kotla Mughlan, Jampur, Interview by Researcher, 12 March 2025)

انٹرویو12

(صالحہ، 41 سالہ استاد، راجن پور)

"ہمیں ہر سال ٹریننگز کے لیے بلایا جاتا ہے، مگر وہ اتنی دور جگہ ہوتی ہے کہ نہ جانا آسان ہوتا ہے، نہ واپس آنا۔ اور ٹریننگز بھی صرف کاغذی کارروائی لگتی ہیں۔ (Saliha, Government High School, Kotla Mughlan, Jampur, Interview by Researcher, 12 March 2025)

اعدادوشمار

ضلع راجن پور کی خواتین اساتذہ کی ذہنی وجسمانی صحت پر ہونے والے اثرات کا تجزیہ کرنے کے لیے ایک سروے کیا گیا، جس میں 12 خواتین اساتذہ نے حصہ لیا۔ سروے میں 75٪ خواتین نے کہا کہ انہیں جسمانی تھکاوٹ اور ذہنی دباؤ کا سامنا ہوتا ہے، اور 25٪ نے کہا کہ ان کی تدریسی کارکردگی متاثر نہیں ہوتی ہے۔
(Rajanpur Educational Field Interview, August 2023, Education Department District Rajanpur, Field Notes Number 03, p. 67)

ذیل میں ایک چارٹ کے ذریعے مندرجہ بالا شماریاتی تجزیہ کو ظاہر کیا جا رہا ہے۔

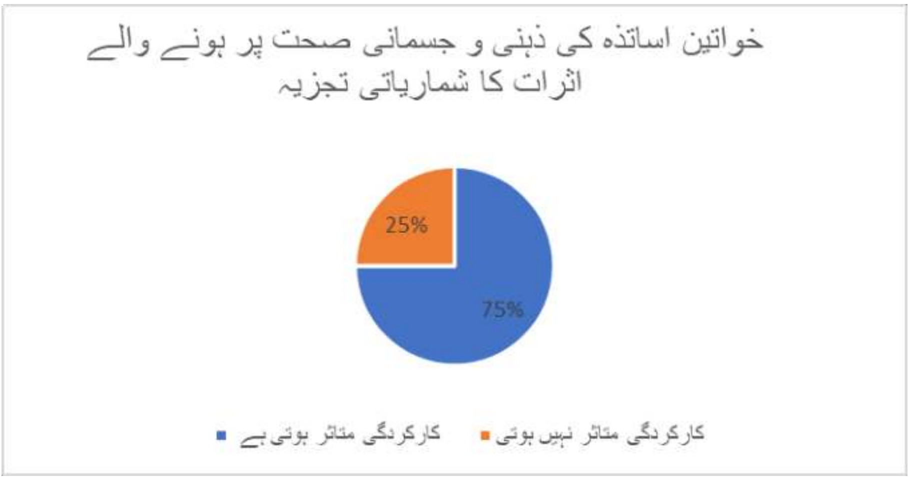

بین الاقوامی تناظر اور موازنہ

پاکستان کے دیگر ترقی پذیر ممالک سے موازنہ کرتے ہوئے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جن ممالک میں خواتین اساتذہ کو بہتر مراعات، تحفظ اور عزت دی گئی، وہاں تعلیمی معیار میں بہتری آئی ہے۔ مثال کے طور پر:

1۔ بنگلہ دیش: وہاں خواتین اساتذہ کے لیے خاص وظیفے اور ٹریننگز متعارف کرائی گئی ہیں، جس سے دیہی تعلیمی معیار میں اضافہ ہوا۔

Banerjee, A. V., et al. "Improving Teacher Performance in Developing Countries: Lessons from Bangladesh.

2۔ سری لنکا: وہاں ہر سکول میں خواتین کے لیے مخصوص سہولتیں دی گئی ہیں جیسے علیحدہ کمرہ، طبی امداد، اور شکایت کا شفاف نظام۔

Perera, M. "Gender Equity in Sri Lankan Schools: A Review." South Asian Education Review, 2020

یہ ماڈلز پاکستان کے لیے ایک قابل تقلید مثال ہو سکتے ہیں۔ اس تحقیقی مطالعہ کا بنیادی مقصد ضلع راجن پور کی خواتین اساتذہ کو سکول کی چار دیواری کے اندر پیش آنے والے مسائل کی نشاندہی اور ان کا عملی حل پیش کرنا ہے۔ تحقیق کے دوران انٹرویوز، تجزیہ، اور مختلف حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ:

خواتین اساتذہ کو جسمانی تھکاوٹ، ذہنی دباؤ، صنفی امتیاز، سہولتوں کی کمی، غیر تدریسی کاموں کا بوجھ، اور سماجی رویوں جیسے مسائل کا سامنا ہے۔ ان مسائل کا حل صرف پالیسی بنانے سے نہیں بلکہ بین الاقوامی تناظر میں قوانین پر مؤثر عملدرآمد، مقامی قیادت، اور سماجی شعور کی بیداری سے ممکن ہے۔

تجزیاتی مطالعہ

انٹرویوز کے تجزیہ سے یہ بھی سامنے آیا کہ راجن پور میں خواتین اساتذہ کے لیے بہتر تدریسی ماحول پیدا کرنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ اپنے تمام صلاحیتوں کا بہتر استعمال کر سکیں۔ ان مسائل کا حل ان کی بہتر معاونت اور پالیسی سازوں کے ذریعے کی جانے والی اصلاحات میں پوشیدہ ہے۔ راجن پور کے مختلف تعلیمی اداروں میں خواتین اساتذہ کی حالت مختلف ہو سکتی ہے۔ اس حوالے سے بہتر پالیسیوں کی ضرورت ہے تاکہ خواتین اساتذہ کو سکول کی دیگر غیر تدریسی ذمہ داریوں سے آزاد کیا جا سکے تاکہ وہ اپنے تدریسی فرائض پر پوری توجہ مرکوز کر سکیں۔ غیر تدریسی ذمہ داریوں کا بوجھ خواتین

اساتذہ کو ان کے اصل کام سے دور کر دیتا ہے، جس سے تعلیمی معیار گر جاتا ہے۔ یہ تمام انٹرویوز اس بات کا ثبوت ہیں کہ خواتین اساتذہ کو سکول کے اندر ایسے مسائل کا سامنا ہے جو کہ ان کی پیشہ ورانہ زندگی کو مشکل بنا دیتے ہیں۔ ان مسائل کا حل صرف پالیسی کی سطح پر نہیں بلکہ عملی اقدامات کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ طلبہ کی غیر متناسب تعداد اور تدریسی معاونت کی کمی خواتین اساتذہ کی جسمانی اور نفسیاتی صحت پر براہ راست اثر ڈالتی ہے۔ یہ صورتحال نہ صرف ان کی تدریسی کارکردگی بلکہ طلبہ کی تعلیمی ترقی کو بھی متاثر کرتی ہے۔ خواتین کے لیے صحت وصفائی کی سہولتوں کا فقدان ان کی بنیادی ضروریات کے خلاف ہے۔ ایسے حالات میں تدریسی عمل صحت کے مسائل سے شدید متاثر ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں صنفی امتیاز خواتین کی پیشہ ورانہ خوداعتمادی کو متاثر کرتا ہے اور تعلیمی اداروں میں غیر مساوی ماحول پیدا کرتا ہے، جو معیار تعلیم کے لیے نقصان دہ ہے۔ پیشہ ورانہ ترقی کے مواقع خواتین اساتذہ کے لیے اسی وقت مفید ہو سکتے ہیں جب ان کے لیے محفوظ، سہل اور باعزت ماحول فراہم کیا جائے۔ محفوظ ماحول کی غیر موجودگی خواتین کو ہراساں کیے جانے جیسے مسائل میں مبتلا کرتی ہے، جس کا فوری سدباب ضروری ہے۔ یہ سماجی دباؤ خواتین کی خوداعتمادی کو مجروح کرتا ہے اور ان کے پیشہ ورانہ عزم کو کمزور کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ تربیتی نظام اگر خواتین دوست نہ ہو تو وہ صرف ایک رسمی کارروائی بن کر رہ جاتا ہے۔

نتیجہ بحث

اس تحقیق کا مقصد یہ تھا کہ راجن پور کی خواتین اساتذہ کے مسائل کو بہتر طریقے سے سمجھا جائے اور ان کے حل کے لیے پالیسی سازوں کو آگاہ کیا جائے۔ اس تحقیق کے نتائج کی روشنی میں مختلف پالیسی تجاویز پیش کی گئی ہیں جو کہ خواتین اساتذہ کی زندگی کو بہتر بنا سکتی ہیں۔ ان تجاویز کو عملی جامہ پہنانا اس بات کی ضمانت ہو گی کہ خواتین اساتذہ کو سکول کی چار دیواری کے اندر اپنے حقوق اور وسائل حاصل ہوں گے اور وہ بہتر تدریسی کارکردگی کا مظاہرہ کر سکیں گی۔ مندرجہ بالا اقدامات نہ صرف خواتین اساتذہ کی پیشہ ورانہ زندگی کو بہتر بنائیں گے بلکہ طلبہ کی تعلیمی کارکردگی، سکول کا ماحول اور مجموعی تعلیمی معیار میں بھی بہتری آئے گی۔

سفارشات

1۔ ہر سکول میں خواتین اساتذہ کے لیے شکایتی سیل اور رہنمائی مرکز قائم کیا جائے۔
2۔ ٹیچرز کی بھرتی، پروموشن، اور تبادلوں میں شفافیت ہو اور صنفی مساوات کا خاص خیال رکھا جائے۔
3۔ راجن پور جیسے علاقوں میں خواتین کے لیے خصوصی سہولتوں سے مزین ماڈل سکول قائم کیے جائیں۔
4۔ ہر سال خواتین اساتذہ کی فلاح و بہبود کا سروے کر کے اس کی رپورٹ جاری کی جائے۔
5۔ خواتین اساتذہ کی بہبود کو ترقیاتی منصوبوں کا حصہ بنایا جائے۔
6۔ صنفی تعصب کو ختم کرنے کے لیے اقدامات کیے جائیں اور اس کے لیے اگہی ورکشاپس ہونی چاہئے۔
7۔ سکولوں میں ایسا ماحول بنایا جائے جہاں ہر استاد کی رائے کو اہمیت دی جائے، اور ان کے خیالات کو نظر انداز نہ کیا جائے۔
8۔ خواتین اساتذہ کی جسمانی سکون کو مد نظر رکھتے ہوئے کلاسز کے درمیان وقفہ اور متوازن تدریسی اوقات میں مخصوص فزیکل فٹنس پروگرام بھی شروع کیے جا سکتے ہیں تاکہ ان کی جسمانی صحت کو بہتر بنایا جا سکے۔

9۔ نفسیاتی دباؤ کو کم کرنے کے لیے اساتذہ کے لیے مشاورتی خدمات فراہم کی جائیں تاکہ وہ اپنے ذاتی اور پیشہ ورانہ مسائل کو بہتر طریقے سے حل کر سکیں۔ اس کے علاوہ، خواتین اساتذہ کو وقتاً فوقتاً سپورٹ گروپ سیشنز میں شامل کیا جائے، جہاں وہ اپنے تجربات اور مسائل پر کھل کر بات کر سکیں۔

10۔ خواتین اساتذہ کی سماجی عزت افزائی کے لیے سکولوں اور کمیونٹی سطح پر مہمات چلائی جائیں تاکہ انہیں مرد اساتذہ کے برابر عزت اور احترام دیا جا سکے۔ اساتذہ کی پیشہ ورانہ کامیابیاں اور ان کی محنت کو اجاگر کیا جائے تاکہ خواتین کو زیادہ عزت دی جائے۔

11۔ خواتین اساتذہ کو بہتر تدریسی ماحول فراہم کرنے کے لیے سکولوں میں جدید تدریسی وسائل فراہم کیے جائیں تاکہ وہ اپنے فرائض کو بہتر طریقے سے انجام دے سکیں۔ اس کے علاوہ، تدریسی عملے کے درمیان شفافیت اور مساوات کے اصولوں کو فروغ دیا جائے۔

12۔ محکمہ تعلیم عالمی تعلیمی اداروں سے اشتراک کرے تاکہ خواتین کے لیے بہتر پالیسیز تشکیل دی جا سکیں۔

حواشی و حوالہ جات

درانی، شازیہ، "صنفی تعصب اور تدریسی ماحول۔" ایجوکیشن جرنل آف پاکستان، جلد20، شمارہ1(2021):56-68

Durrani, Shazia. "Sanfi Ta’asub aur Tadreesi Mahol." *Education Journal of Pakistan*, vol. 20, no. 1 (2021): 56–68.

قریشی، عائشہ۔ "خواتین اساتذہ کی جسمانی تھکاوٹ: ایک مطالعہ۔" جنوبی پنجاب میڈیکل جرنل، جلد14، شمارہ2(2020):34-45

Qureshi, Ayesha. "*Khawateen Asatiza ki Jismani Thakan: Ek Mutalea*." Junoobi Punjab Medical Journal, vol. 14, no. 2 (2020): 34–45.

خان، فوزیہ۔ "نفسیاتی دباؤ اور خواتین اساتذہ۔" پاکستان جرنل آف سوشل سائنسز، جلد22، شمارہ4(2022):78-92

Khan, Fauzia. "*Nafsiati Dabao aur Khawateen Asatiza*." Pakistan Journal of Social Sciences, vol. 22, no. 4 (2022): 78–92.

احمد، نسرین۔ "سماجی مسائل اور خواتین اساتذہ کی پیشہ ورانہ زندگی۔" پاکستانی سوشیالوجیکل ریویو، جلد17، شمارہ3(2021):112-125

Ahmed, Nafeesa . "*Samaji Masail aur Khawateen Asatiza ki Pesha Warana Zindagi*." *Pakistani Sociological Review*, vol. 17, no. 3 (2021): 112–125.

Protection Against Harassment of Women at Workplace Act, 25 آرٹیکل98 شمارہ18(2022)جلد112

علی، رانا، "صنفی مساوات اور تدریسی ماحول میں بہتری۔" نیشنل ایجوکیشن جرنل، جلد25، شمارہ2(2022):45-58

Ali, Rana. "*Sanfi Masawat aur Tadreesi Mahol mein Behtari.*" *National Education Journal*, vol. 25, no. 2 (2022): 45–58.

احمد، حبیبہ، "خواتین اساتذہ کی جسمانی صحت: تجاویز اور حل۔" ہیلتھ اینڈ فٹنس جرنل، جلد8، شمارہ3(2021):67-80

Ahmed, Habiba. "*Khawateen Asatiza ki Jismani Sehat: Tajawiz aur Hal*." *Health and Fitness Journal*, vol. 8, no. 3 (2021): 67–80

فاطمہ بی بی، گورنمنٹ ہائی سکول راجن پور، انٹرویو از جانب محققہ 02مارچ2025۔

Fatima Bibi, *Government High School Rajanpur*, Interview by Researcher, 02 March 2025.

زہراء بتول، گورنمنٹ گرلز ہائی سکول، کوٹ مٹھن، انٹرویو از جانب محققہ 02مارچ2025۔

Zahra Batool, *Government Girls High School, Kot Mithan*, Interview by Researcher, 02 March 2025.

حمیرا بی بی، گورنمنٹ گرلز ہائی سکول، حاجی پور، انٹرویو از جانب محققہ 02مارچ2025۔

Hamira Bibi, *Government Girls High School, Hajipur*, Interview by Researcher, 02 March 2025.

نایاب امجد، گورنمنٹ گرلز ہائی سکول، عاقل پور، انٹرویو از جانب محققہ 03مارچ2025۔

Nayab Amjad, *Government Girls High School, Aqilpur*, Interview by Researcher, 03 March 2025

سکینہ حیات، گورنمنٹ گرلز سیکنڈری سکول، راجن پور، انٹرویو از جانب محققہ 01مارچ2025۔

Sakeena Hayat, *Government Girls Secondary School*, Rajanpur, Interview by Researcher, 01 March 2025

خدیجہ، گورنمنٹ گرلز سیکنڈری سکول، فاضل پور، انٹرویو از جانب محققہ 06مارچ2025۔

Khadija, *Government Girls Secondary School, Fazilpur*, Interview by Researcher, 06 March 2025.

آمنہ اسلام، گورنمنٹ گرلز سیکنڈری سکول، جام پور، انٹرویو از جانب محققہ 10مارچ2025۔

Amina Islam, *Government Girls Secondary School, Jampur*, Interview by Researcher, 10 March 2025.

ثوبیہ کوثر، گورنمنٹ گرلز ہائی سکول، روجھان، انٹرویو از جانب محققہ 04مارچ2025۔

Swaiba Kausar, *Government Girls High School, Rojhan*, Interview by Researcher, 04 March 2025.

سعدیہ، گورنمنٹ گرلز ہائی سکول، محمد پور، انٹرویو از جانب محقق 18 مارچ 2025۔

Sadia, *Government Girls High School, Muhammadpur*, Interview by Researcher, 18 March 2025.

عائشہ بی بی، گورنمنٹ گرلز ہائی سکول، ماچھی گوٹھ، انٹرویو از جانب محقق 20 مارچ 2025۔

Ayesha Bibi, *Government Girls High School, Machhi Goth*, Interview by Researcher, 20 March 2025.

رابعہ، گورنمنٹ ہائی سکول رسول پور، جام پور، انٹرویو از جانب محقق 07 مارچ 2025۔

Rabia, *Government High School Rasulpur, Jampur*, Interview by Researcher, 07 March 2025.

میمونہ، گورنمنٹ ہائی سکول، کوٹلہ مغلان، جام پور، انٹرویو از جانب محقق 12 مارچ 2025۔

Maimoona, *Government High School, Kotla Mughlan*, Jampur, Interview by Researcher, 12 March 2025.

راجن پور تعلیمی فیلڈ انٹرویو، اگست 2023، محکمہ تعلیم ضلع راجن پور، فیلڈ نوٹس نمبر 03، ص:67

Rajanpur Educational Field Interview, August 2023, Education Department District Rajanpur, Field Notes Number 03, p. 67.

Banerjee, A. V., et al. "Improving Teacher Performance in Developing Countries: Lessons from Bangladesh."

Perera, M. "Gender Equity in Sri Lankan Schools: A Review." South Asian Education Review, 2020.